مولانا محمد فضل عظیم اسعد حقانی
استاد دارالعلوم معیار جندول دیر پائین

اردو میں مرثیہ

نہیں کوئی بھروسہ یاد رکھ اس دار فانی پر
ہے اس کی زندگی جیسی لکھائی ہو کہ پانی پر

اکوڑہ میں ہوا پیدا معطر طفل نیک اختر
بنام شیر علی شاہ بعد میں جو ہوگیا گوہر

تھا سب بچوں میں ذہنی ہر طرح وہ لے گیا نمبر
ہوا عالم بنا علامہ دنیا میں ہوا رہبر

مدینہ کو گئے گویا تھے عربی میں آسانی پر
مقرر تھے تعجب ہوتا انکی خوش بیانی پر

یہ مردم خیز قصبہ کا تھا اک مرد جوان ہمت
اکوڑہ کو سلام آداب ہو میرا یہ ہے جنت

یہاں ہے مادر علمی مری ہم پر ہے یہ منت
تمام علم پہ ہے احسان اس کا علم کی نعمت

اگا یاں پر یہ پودا چھا گیا دنیا جہانی پر
کہ لوگ حیران تھے اس کی بلاغت میں روانی پر

تھے عاشق عربیت کا درد مجھ کو دی صوابی میں
مدینہ میں بھی مجھ کو تھپکی دیدی یونیورسٹی میں

اور تقریظ میں بھی داد دی توضیح شافی میں
تھا وہ اہل قلم تھا ذوق والا شعر دانی میں

ہے ان پر آفریں ان کے بڑھاپے اور جوانی پر
اور ہو آفرین ان کی حیات اور ہر نشانی پر

ولیکن زندگی کی کیا حقیقت ہے کہ یہ ہستی
مفسر یہ محدث یہ مقرر بول میں چستی

مجاہد جس کے رگ رگ میں تھی خون عزوہ کی مستی
جدا ہم سے ہوا اب لے گئی عقبیٰ کو وہ بستی

ہوا افسوس سب دنیا کو اس نقل مکانی پر
عجب ہے انقلاب دہر پر قلب زمانی پر

خدا بخشے گا ان کو جمعہ کے دن وہ وفات ہوکر
جنازہ میں بھی لاکھوں لوگ شریک از ہر جہات ہوکر

بزرگوں سے جنازے میں بیان انکی صفات ہوکر
ممات ان کی عجب جیسی عجب انکی حیات ہوکر

تو کیا افسوس ہے؟ اسعدؔ اب اس پیر معانی پر
جو رخصت ہوگئے ہم سے حیات جاودانی پر